اٹھتا ہے

آئندہ صفحات میں علماء دیوبند کی ان گستاخانہ عبارات کا عکس پیش کیا جارہا ہے، جن پر عرب و عجم کے علماء
نے فتویٰ کفر صادر کیا ہے۔ ان عبارات سے پہلے دارالعلوم دیوبند کے ناظمِ تعلیمات مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی
چاندپوری کے فتاویٰ ملاحظہ ہوں۔ اشد العذاب کے متعلقہ صفحات کا عکس آئندہ دیا جارہا ہے۔ صہ ۱۸ تا ۱۳

علمائے دیوبند اور تمام اہل اسلام کے متفقہ اصول و ضوابط

جن کی بناء پر کفر کا فتوےٰ دیا جائے گا

۱- انبیاء کی توہین اور ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے۔[۱]

۲- عابد، زاہد، محدث، مفسر اور مبلغ اسلام ہونے کے باوجود بھی انبیاء کی توہین کرنے والا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کا انکار یا اس معنی کو غلط کہنے والا کافر اور مرتد ہے۔[۲]

۳- ضروریاتِ دین کے انکار کرنے والے اور انبیاء کی توہین کرنے والے کو کافر نہ کہنا اور احتیاط کرنا خود کفر ہے۔ مسلمان خوب سمجھ لیں اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں، حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکر ضروریاتِ دین اور انبیاء کی توہین کرنے والے منافقین کو کافر کہا جائے، ورنہ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے منافقین سب کچھ فرائض و واجبات ادا نہ کرتے تھے اور کیا وہ اہلِ قبلہ نہ تھے۔ بس حکم یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو کافر کہا جائے آسمان ٹلے زمین ٹلے یہ حکم نہیں ٹل سکتا۔[۳]

۴- جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو، بچوں، چارپایوں، پاگلوں (مجانین) کے علم کے برابر یا اس جیسا کہے وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے اور جو اسے کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔[۴]

۵- جو شخص شیطان کے علم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زائد کہے، وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے، جو اسے کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے۔[۵]

۶- جو شخص ایک دفعہ خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کا انکار کر دے یا اس کو غلط قرار دے، اس کے بعد وہ ختم النبوۃ کا اقرار بھی کر دے، تو جب تک وہ اس کفر سے توبہ کا اعلان نہ کرے یا اس کی توبہ ثابت نہ ہو جائے، اس وقت تک اس کے اقرارِ ختم النبوۃ کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔[۶]

۷- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین موجب کفر ہے، صریح توہین تو درکنار اگر کوئی شخص ایسے کلمات بھی کہے گا جو کہ موہم توہین ہوں گے (جن سے سننے والے کو توہین کا وہم پیدا ہو)، تو وہ بھی کفر کا سبب ہوگا۔[۷]

---

[۱] اشد العذاب ص ۴، مصنفہ مولوی مرتضیٰ حسن، ناظم دار العلوم دیوبند۔ مطبوعہ

[۲] 〃 ص ۹ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[۳] 〃 ص ۹-۱۰ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[۴] 〃 ص ۱۲-۱۴ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ایضاً المهند علی المفند ص ۳۰

[۵] 〃 ص ۱۲-۱۴ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲۵ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

[۶] 〃 ص ۱۵ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[۷] مکتوبات شیخ الاسلام جلد دوم، ص ۱۶۵ مکتوبات مولانا حسین احمد مدنی 〃

۱۰۔ جو شخص یہ کہے کہ کسی غیر نبی پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت اتنی ہے جیسی بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے۔ ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ [1]

فتویٰ کفر اور تکفیر (کسی کو کافر قرار دینے) کی شرعی حیثیت

اگر کسی شخص کو کافر قرار دیا جائے، تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جانے کے سبب تمام اسلامی، بلکہ انسانی حقوق و مراعات سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کی جان، مال اور عزت کا تحفظ ختم ہو جاتا ہے اور تمام مسلمانوں بلکہ انسانوں سے اس کے ہر قسم کے تعلقات موقوف، قرار پاتے ہیں۔ اس موقعہ پر اس سے علانیہ توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر وہ توبہ کر کے رجوع کرتے ہوئے دوبارہ اسلام قبول کر لے، تو فبہا، ورنہ مسلمان حاکم اس کو قتل کرنے کا حکم نافذ کرے گا اور قتل کے بعد اس کو بے گور و کفن گھسیٹتے ہوئے کسی کھڈ میں ڈال کر مٹی میں دبا دیا جائے گا۔ اور اگر کسی طرح وہ قتل سے بچ نکلے یا مسلمانوں کو اس کے قتل پر قدرت نہ ہو سکے، تو پھر اس کے رشتہ دار، برادری، بیوی اور بچے اور تمام انسانوں پر پابندی ہوگی کہ وہ اللہ اور رسول کے اس باغی اور دشمن سے ہر قسم کے تعلقات قلبی و جسمانی اور لین دین، بول چال، کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا سب ختم کر کے مکمل بائیکاٹ کریں اور جو شخص اس بائیکاٹ کو لازم نہ سمجھے، تو وہ بھی اللہ اور رسول کا باغی قرار پائے گا۔

اور اگر کسی طرح فتویٰ کفر جاری کرنے والے کو یہ احساس ہو جائے کہ میرا فتویٰ غلط ہے، تو اب اس پر لازم ہے کہ وہ توبہ کر کے اپنی غلطی اور توبہ کا اعلان کرے، کیونکہ کسی کو مسلمان سمجھتے ہوئے اسے کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ (فتح القدیر، شرح ہدایہ و دیگر کتب فتاویٰ)

تابش قصوری

---

[1] المہند علی المفند ص ۲۳ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ۔ دیوبند